

ولی محمد اسیر کشتواڑی: شخصیت، فن اور ادبی خدمات

طارق حسین تمکین

ایسوسیٹ پروفیسر (جموں و کشمیر)

Corresponding Author - طارق حسین تمکین

DOI - 10.5281/zenodo.22873321

تلخیص:

جموں و کشمیر کی اردو اور کشمیری ادبی روایت میں بعض ایسی شخصیات گزری ہیں جنہوں نے تخلیقی ادب کے ساتھ ساتھ ادبی ورثے کی بازیافت، تاریخی شعور کی تشکیل، تحقیقی مواد کی فراہمی اور علاقائی ادبی تاریخ کی تدوین میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ولی محمد اسیر کشتواڑی بھی ایسی ہی ہمہ جہت علمی و ادبی شخصیت ہیں جن کی ادبی خدمات کا دائرہ اردو، کشمیری اور انگریزی تینوں زبانوں تک پھیلا ہوا ہے۔ وہ بیک وقت مورخ، محقق، نقاد، شاعر اور نثر نگار کی حیثیت سے اپنی شناخت قائم کر چکے ہیں۔ اس مقالے میں ولی محمد اسیر کشتواڑی کی شخصیت اور ادبی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ بالخصوص ان کی تصانیف "تصویر ضلع ڈوڈہ"، "ضلع ڈوڈہ کی ادبی شناخت"، "فوکس آن جموں اینڈ کشمیر"، "تاریخ اشاعت اسلام"، "تاریخ اولیا جموں و کشمیر"، "جموں و کشمیر کے اردو قلم کار"، "صوبہ جموں کے کشمیری قلم کار"، "توازن"، "سفر حرمین" اور دیگر تصانیف کے حوالے سے ان کے تحقیقی منہج، تاریخی شعور، تنقیدی بصیرت، ادبی ترجیحات اور اسلوب نگارش کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اسیر کشتواڑی کی اہمیت کا ایک بنیادی پہلو یہ ہے کہ انہوں نے ایسے شعرا، ادبا، اہل علم اور تاریخی شخصیات کو بھی اپنی تحقیق کا موضوع بنایا جو مرکزی ادبی تاریخوں میں یا تو کم نمایاں ہیں یا جن کا تذکرہ محدود پیمانے پر ہوا ہے۔ اس اعتبار سے ان کی تحقیق محض شخصی تعارف نہیں بلکہ ادبی حافظے کی بازیافت اور علاقائی ادبی تاریخ کی تشکیل کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ان کی کتاب "ضلع ڈوڈہ کی ادبی شناخت" خصوصاً خطہ چناب کے شعری و ادبی سرمائے کو محفوظ کرنے کی قابل قدر کوشش قرار دی جا سکتی ہے۔ مقالہ اس نتیجے تک پہنچتا ہے کہ ولی محمد اسیر کشتواڑی کی علمی و ادبی خدمات کو صرف کسی ایک صنف یا زبان تک محدود کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ان کی تصانیف میں تاریخ، ادب، تہذیب، ثقافت، مذہب، شخصیت نگاری اور علاقائی شعور ایک دوسرے سے مربوط دکھائی دیتے ہیں۔ اس اعتبار سے اسیر کشتواڑی کی شخصیت۔ جموں و کشمیر کی جدید ادبی تاریخ میں ایک اہم تحقیقی باب کی حیثیت رکھتی ہے۔

کلیدی الفاظ: ولی محمد اسیر کشتواڑی، اردو ادب، کشمیری ادب، تحقیق، تاریخ نویسی، تنقید، خطہ چناب، ڈوڈہ، کشتواڑ، ادبی تاریخ، توازن، تصویر ضلع ڈوڈہ

تمہید:

اردو ادب کی تاریخ میں ایسی شخصیات کی کمی نہیں جنہوں نے کسی ایک ادبی صنف میں غیر معمولی کارنامے انجام دیے، لیکن وہ اہل قلم نسبتاً کم ہیں جنہوں نے بیک وقت تحقیق، تاریخ، تنقید، شاعری اور نثر کے میدانوں میں مسلسل اور سنجیدہ کام کیا ہو۔ ولی محمد اسیر کشتواڑی اسی نوع کی ہمہ جہت علمی و ادبی شخصیت ہیں۔ ان کا شمار جموں و کشمیر کے ان اہل قلم میں کیا جا سکتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی کے ایک بڑے حصے کو علم

و ادب، تحقیق اور ادبی ورثے کے تحفظ کے لیے وقف کیا۔

خطہ چناب جغرافیائی اعتبار سے اگرچہ پہاڑی اور دشوار گزار خطہ ہے، لیکن تہذیبی اور ادبی اعتبار سے یہ علاقہ نہایت زرخیز رہا ہے۔ یہاں مختلف زبانوں، ثقافتوں، مذہبی روایات اور سماجی تجربات نے ایک متنوع تہذیبی ماحول تشکیل دیا۔ اس خطے کے شعرا، ادبا، مؤرخین، صوفیا اور اہل علم نے اپنی اپنی سطح پر علم و ادب کی خدمت کی، لیکن ان میں سے بہت سی شخصیات کا ذکر مرکزی ادبی

تاریخوں میں مناسب طور پر محفوظ نہ ہو سکا۔ اس صورتِ حال میں اسیر کشتواڑی کی تحقیقی کاوشیں خاص اہمیت اختیار کرتی ہیں

اسیر کشتواڑی نے اپنی تصانیف کے ذریعے نہ صرف شخصیات اور کتابوں کا تعارف پیش کیا بلکہ ایک پورے خطے کی ادبی شناخت مرتب کرنے کی کوشش کی۔ ان کی تحریروں میں ایک طرف تاریخی مواد جمع کرنے کا جذبہ نظر آتا ہے تو دوسری طرف اسے ادبی اور تنقیدی زاویے سے پرکھنے کی کوشش بھی موجود ہے۔ یہی امتزاج ان کے کام کو محض تذکرہ نگاری سے بلند کر کے تحقیقی نوعیت عطا کرتا ہے

زیر نظر مقالے کا مقصد ولی محمد اسیر کشتواڑی کی شخصیت، فکر، تحقیقی منہج اور ادبی خدمات کا جامع جائزہ لینا ہے۔ اس مطالعے میں ان کی تصانیف کو صرف تعریفی نقطہ نظر سے نہیں بلکہ ان کے موضوعاتی، فنی، تاریخی اور تحقیقی پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے

- ولی محمد اسیر کشتواڑی: حالاتِ زندگی اور شخصیت

ولی محمد اسیر کشتواڑی کا اصل نام ولی محمد بٹ اور تخلص اسیر ہے۔ ان کا تعلق کشتواڑ کے گاؤں بیرواڑ سے بتایا جاتا ہے۔ پیشہ ورانہ زندگی میں انہوں نے محکمہ خزانہ سے وابستگی اختیار کی اور اپنی قابلیت، محنت اور انتظامی صلاحیتوں کے باعث مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ بالآخر ڈائریکٹر جنرل اکاؤنٹس اینڈ ٹریژری کے منصب سے سبک دوش ہوئے

ان کی سرکاری ملازمت کا عرصہ طویل اور ذمے داریوں سے بھرپور تھا۔ محکمہ خزانہ جیسا مصروف شعبہ وقت اور توجہ کا تقاضا کرتا ہے، تاہم اسیر کشتواڑی نے سرکاری مصروفیات کے ساتھ ساتھ ادبی سرگرمیوں کو بھی جاری رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شخصیت میں ایک طرف انتظامی تجربہ دکھائی دیتا ہے تو دوسری طرف ایک حساس ادیب، محقق اور شاعر کی تخلیقی شخصیت بھی جلوہ گر ہوتی ہے

ان کی شخصیت کا سب سے نمایاں وصف شاید یہی ہے کہ انہوں نے ملازمت کو ادب کے راستے میں رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ روزمرہ کی سرکاری مصروفیات کے باوجود انہوں نے مطالعہ، تحقیق اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان کی متعدد کتابیں اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ وہ ادب کو محض مشغلہ نہیں بلکہ ایک سنجیدہ علمی ذمے داری سمجھتے تھے

- اسیر کشتواڑی بحیثیت تاریخ نویس

اسیر کشتواڑی کی علمی شخصیت کا ایک اہم پہلو ان کا تاریخی شعور ہے۔ تاریخ نویسی محض ماضی کے واقعات کو جمع کرنے کا نام نہیں بلکہ ماضی کے مختلف واقعات، شخصیات، تہذیبی رویوں اور سماجی تبدیلیوں کو ایک مربوط تناظر میں سمجھنے کا عمل بھی ہے۔ اسیر کشتواڑی کی تاریخی تحریروں میں یہی رجحان نمایاں ہوتا ہے ان کی کتاب "تصویر ضلع ڈوڈہ" اس سلسلے میں خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب ضلع ڈوڈہ کی تاریخ، معاشرت، ثقافت، تمدن اور سیاسی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس نوع کی علاقائی تاریخیں کسی بھی خطے کی اجتماعی شناخت کو سمجھنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہیں

تصویر ضلع ڈوڈہ کی اہمیت اس اعتبار سے بھی ہے کہ مصنف نے ضلع کو صرف جغرافیائی وحدت کے طور پر نہیں دیکھا بلکہ یہاں کے انسان، معاشرہ، رسوم و رواج، علمی و ادبی سرگرمیاں اور تاریخی واقعات بھی اس کے دائرہ مطالعہ میں شامل کیے۔ یوں یہ تصنیف تاریخ اور سماجیات کے باہمی رشتے کو نمایاں کرتی ہے

اسی طرح "فوکس آن جموں اینڈ کشمیر" ان کی تاریخی اور تحقیقی وسعت کا ایک اور اہم مظہر ہے۔ انگریزی زبان میں مرتب ہونے والی اس ضخیم تصنیف کے ذریعے مصنف نے جموں و کشمیر کے مختلف تاریخی، سیاسی، سماجی، ادبی اور ثقافتی پہلوؤں کو وسیع تر قارئین تک پہنچانے کی کوشش کی

اسیر کشتواڑی کی تاریخ نویسی میں ایک اہم وصف علاقائی تاریخ کو بڑی تاریخ کے تناظر میں دیکھنا ہے۔ ان کے ہاں مقامی واقعات محض چھوٹے یا ثانوی واقعات نہیں رہتے بلکہ وہ وسیع تر سیاسی اور سماجی تبدیلیوں سے مربوط ہو جاتے ہیں

- اسلامی تاریخ اور صوفی روایت

اسیر کشتواڑی کی تحقیقی دلچسپی کا ایک اہم میدان اسلامی تاریخ اور صوفی روایت بھی ہے۔ "تاریخ اشاعت اسلام" اور "تاریخ اولیا جموں و کشمیر" جیسی تصانیف اس سلسلے میں خاص اہمیت رکھتی ہیں

تاریخ اولیا جموں و کشمیر "میں جموں و کشمیر" سے وابستہ اولیائے کرام کی سوانح اور خدمات کو تاریخی حوالوں کے ساتھ محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس نوع کی کتابیں صرف مذہبی اہمیت نہیں رکھتیں بلکہ ان سے کسی خطے کے سماجی اور تہذیبی ارتقا کو سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے صوفیا اور اولیا نے برصغیر کے مختلف علاقوں میں مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ سماجی ہم آہنگی، اخلاقی اقدار اور انسانی رواداری کے فروغ میں کردار ادا کیا۔ اسیر کشتواڑی کی تصانیف میں صوفی روایت کا مطالعہ اسی وسیع تر تہذیبی پس منظر میں اہمیت اختیار کرتا ہے

- اسیر کشتواڑی بحیثیت محقق

تحقیق ایک ایسے علمی مزاج کا تقاضا کرتی ہے جس میں وسیع مطالعہ، مواد کی تلاش، حوالہ جاتی شعور، مشاہدہ اور تجزیاتی صلاحیت بنیادی عناصر ہیں۔ اسیر کشتواڑی کی ادبی شخصیت میں یہ تمام عناصر نمایاں دکھائی دیتے ہیں ان کی تحقیقی تصانیف میں "ضلع ڈوڈہ کی ادبی شناخت" کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یہ کتاب خطہ چناب کے ادبی سرمائے کی بازیافت کی ایک قابل قدر کوشش ہے۔ مصنف نے مختلف شعرا اور اہل قلم کے حالات زندگی اور ان کے کلام کو یکجا کر کے ایک ایسا ادبی ذخیرہ مرتب کیا جس سے اس خطے کی شعری روایت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے

یہاں اسیر کشتواڑی کا تحقیقی مزاج دو سطحوں پر کام کرتا دکھائی دیتا ہے۔ پہلی سطح پر وہ منتشر ادبی مواد کو تلاش کر کے محفوظ کرتے ہیں، اور دوسری سطح پر اس مواد کو ایک مربوط ادبی منظرنامے میں جگہ دیتے ہیں

یہی وصف ان کی تحقیق کو محض معلوماتی نہیں رہنے دیتا۔ وہ علاقائی ادبی شخصیت کو وسیع تر جموں و کشمیر کے ادبی منظرنامے سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں

- خطہ چناب کے ادبی ورثے کی بازیافت

اسیر کشتواڑی کی سب سے اہم علمی خدمات میں خطہ چناب کے ادبی ورثے کی بازیافت کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ ادبی تاریخ کا بڑا حصہ عموماً بڑے شہروں معروف مراکز اور مرکزی ادبی اداروں کے گرد تشکیل پاتا ہے۔ نتیجتاً دور افتادہ علاقوں کے بہت سے اہل قلم ادبی تاریخ کے حاشیے پر چلے جاتے ہیں

اسیر کشتواڑی نے اس خلا کو محسوس کیا اور خطہ چناب کے شعرا اور ادبا کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ "ضلع ڈوڈہ کی ادبی شناخت" اسی کوشش کا نتیجہ ہے

یہ کتاب اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ اس میں علاقائی ادب کو کسی کمتر درجے کے ادب کے طور پر نہیں بلکہ مجموعی اردو اور کشمیری ادبی روایت کے ایک اہم حصے کے طور پر دیکھا گیا ہے

ادبی ورثے کی بازیافت دراصل ثقافتی حافظے کی حفاظت بھی ہے۔ جب کسی شاعر یا ادیب کے حالات، کلام اور خدمات محفوظ نہیں کیے جاتے تو وقت کے ساتھ اس کی ادبی شناخت معدوم ہونے لگتی ہے۔ اسیر کشتواڑی نے اپنی تحقیق کے ذریعے اس معدومیت کے عمل کے خلاف ایک علمی مزاحمت پیدا کی

- "جموں و کشمیر کے اردو قلم کار": ایک ادبی

تاریخ

اسیر کشتواڑی کی اہم ترین تحقیقی و تنقیدی کاوشوں میں "جموں و کشمیر کے اردو قلم کار" شامل ہے۔ یہ

تصنیف متعدد جلدوں میں سامنے آچکی ہے اور جموں و کشمیر کے اردو اہل قلم کے تعارف اور ادبی خدمات کے مطالعے کا وسیع ذخیرہ فراہم کرتی ہے

اس کتاب کی اہمیت محض اس میں موجود شخصیات کی تعداد نہیں بلکہ اس کے بنیادی مقصد میں مضمر ہے۔ مصنف نے جموں و کشمیر کی اردو ادبی روایت کو شخصیات کے ذریعے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہر ادیب یا شاعر اپنے زمانے، معاشرے اور ادبی ماحول کی نمائندگی کرتا ہے۔ چنانچہ شخصیات کے تعارف کے ذریعے ایک پورا ادبی عہد بھی قاری کے سامنے آتا ہے اگر کسی خطے کے تمام اہم اہل قلم کے حالات، تصانیف اور ادبی خدمات کو مربوط انداز میں جمع کیا جائے تو وہ مجموعہ اس خطے کی ادبی تاریخ کا بنیادی ماخذ بن سکتا ہے۔ اسی زاویے سے "جموں و کشمیر کے اردو قلم کار" کو دیکھا جائے تو اسیر کشتواڑی کی تحقیقی کاوش کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے

۔ اسیر کشتواڑی بحیثیت نقاد

اسیر کشتواڑی کی ادبی شخصیت کا ایک اہم پہلو ان کی تنقیدی بصیرت ہے۔ ان کے ہاں تنقید محض خامیوں کی نشان دہی نہیں بلکہ کسی ادبی شخصیت یا تخلیق کے فکری اور فنی محاسن کو سمجھنے کا وسیلہ بھی ہے ان کی کتاب "توازن" اس حوالے سے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس میں کشمیری شعرا کے حوالے سے تحقیقی، تنقیدی اور ادبی مضامین شامل ہیں۔ کتاب کا عنوان بھی مصنف کے تنقیدی مزاج کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ تنقید میں توازن سے مراد یہ ہے کہ مصنف نہ تو غیر ضروری مدح سرائی کا شکار ہو اور نہ ہی محض عیوب تلاش کرنے کو تنقید سمجھ لے

اسیر کشتواڑی کی تنقیدی تحریروں میں ادبی شخصیت کو اس کے تاریخی، سماجی اور تخلیقی پس منظر میں دیکھنے کا رجحان ملتا ہے۔ اس اعتبار سے ان کی تنقید محض جمالیاتی تجزیے تک محدود

نہیں رہتی بلکہ سماجی اور تاریخی شعور سے بھی وابستہ ہو جاتی ہے

۔ اسیر کشتواڑی بحیثیت شاعر

اگرچہ اسیر کشتواڑی کی شہرت کا بڑا حصہ ان کی تحقیقی اور تاریخی تصانیف سے وابستہ ہے، تاہم ان کی شعری شخصیت بھی اپنی جگہ اہم ہے۔ ان کی شعری تخلیقات میں فطرت، انسانی احساسات، زندگی، محبت، روحانیت اور تصوف کے مختلف رنگ دکھائی دیتے ہیں

ان کا شعری مجموعہ "فرش گل" ان کی شعری صلاحیت کا اہم مظہر قرار دیا جا سکتا ہے۔ ان کی شاعری میں زبان کی سادگی اور اظہار کی روانی نمایاں ہے۔ وہ پیچیدہ الفاظ اور مشکل تراکیب کے بجائے نسبتاً سادہ پیرایہ اظہار میں اپنے جذبات اور افکار پیش کرتے ہیں

اسیر کی شاعری کو ان کی نثری اور تحقیقی شخصیت سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ان کا حساس مزاج، تاریخی شعور اور تہذیبی وابستگی ان کی شاعری میں بھی کسی نہ کسی صورت منعکس ہوتی ہے

۔ اسیر کشتواڑی بحیثیت نثر نگار

اسیر کشتواڑی کی نثر میں تحقیقی سنجیدگی کے ساتھ ساتھ بیان کی روانی بھی موجود ہے۔ ان کی نثری تصانیف میں "سفر حرمین" خصوصی توجہ کی مستحق ہے

سفرنامہ بنیادی طور پر مشاہدے، تجربے اور احساس کے امتزاج سے تشکیل پاتا ہے۔ "سفر حرمین" میں مصنف نے سفر کے تجربے کو محض مقامات کے بیان تک محدود نہیں رکھا بلکہ مذہبی اور روحانی احساسات کو بھی اظہار کا حصہ بنایا

ان کی نثر میں واقعات کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر غور و فکر کا رجحان موجود ہے۔ یہی وصف ان کی تحریر کو محض معلوماتی نثر سے بلند کرتا ہے

۔ کشمیری زبان و ادب کے لیے خدمات

اسیر کشتواڑی کی ادبی شخصیت کا ایک اہم پہلو ان کی کشمیری زبان و ادب سے وابستگی ہے۔ انہوں نے کشمیری شعرا اور ادبا پر تحقیقی کام کیا اور کشمیری ادبی سرمائے کو محفوظ کرنے میں کردار ادا کیا۔

صوبہ جموں کے کشمیری قلم کار "جیسی تصنیف" اس سلسلے میں قابل ذکر ہے۔ اس میں صوبہ جموں سے تعلق رکھنے والے کشمیری شعرا اور اہل قلم کے حالات اور کلام کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہے

اسی طرح کشمیری ادب کے حوالے سے ان کے مونوگراف اور دیگر تحقیقی کام اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ ان کی ادبی وابستگی صرف اردو تک محدود نہیں تھی

یہ کثیر لسانی ادبی شعور اسیر کشتواڑی کی شخصیت کا ایک نمایاں امتیاز ہے۔ اردو، کشمیری اور انگریزی تینوں زبانوں میں کام کرنے کی وجہ سے ان کے ہاں جموں و کشمیر کے تہذیبی تنوع کو وسیع تر تناظر میں دیکھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے

"- فوکس آن جموں اینڈ کشمیر

انگریزی زبان میں لکھی گئی "فوکس آن جموں اینڈ کشمیر" اسیر کشتواڑی کی علمی وسعت کا ایک اہم ثبوت ہے۔ کسی علاقائی تاریخ اور ثقافت کو انگریزی زبان میں پیش کرنے کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مواد مقامی زبانوں کے قارئین سے آگے بڑھ کر وسیع تر علمی دنیا تک پہنچ سکتا ہے اس کتاب میں جموں و کشمیر کے تاریخی، سیاسی، ثقافتی اور سماجی مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس نوع کی تصنیف سے مصنف کا یہ مقصد بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جموں و کشمیر کی شناخت کو محض مقامی سطح پر نہیں بلکہ وسیع تر تناظر میں پیش کیا جائے

۔ ادبی شخصیات کی تدوین اور ادبی حافظہ

اسیر کشتواڑی کے تحقیقی کام کا ایک اہم وصف شخصیت نگاری ہے۔ کسی ادیب یا شاعر کی سوانح

مرتب کرنا محض اس کی پیدائش، تعلیم، ملازمت اور تصانیف درج کرنا نہیں بلکہ اس کے عہد، ماحول، فکری رجحانات اور ادبی روابط کو بھی سمجھنا ہے

ان کے متعدد کاموں میں یہی رجحان نظر آتا ہے۔ وہ ادبی شخصیات کو ایک دوسرے سے مربوط کرتے ہوئے جموں و کشمیر کے ادبی ماحول کی تشکیل کی کوشش کرتے ہیں

یہاں ان کا کام ادبی مورخ اور محقق دونوں کا کردار ادا کرتا ہے۔ ایک طرف وہ مواد جمع کرتے ہیں اور دوسری طرف اس مواد کے ذریعے ادبی منظرنامہ تشکیل دیتے ہیں

۔ تہذیبی اور ثقافتی شعور

اسیر کشتواڑی کی تحریروں میں تاریخی شعور کے ساتھ تہذیبی شعور بھی نمایاں ہے۔ جموں و کشمیر ایک کثیر الثقافتی اور کثیر اللسانی خطہ ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، زبانوں، رسوم اور ثقافتی روایات نے مل کر ایک منفرد تہذیبی شناخت تشکیل دی ہے اسیر کشتواڑی کی تحریروں میں اسی تہذیبی تنوع کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ وہ تاریخ کو صرف سیاسی واقعات کے ذریعے نہیں سمجھتے بلکہ تہذیب، مذہب، ادب، صوفی روایت، شخصیات اور مقامی معاشرت کو بھی تاریخ کا حصہ سمجھتے ہیں یہ زاویہ ان کی تصانیف کو سماجی تاریخ کے لیے بھی اہم بناتا ہے

۔ اسلوب نگارش

اسیر کشتواڑی کے اسلوب کا بنیادی وصف سادگی، روانی اور معلوماتی انداز ہے۔ ان کی تحریر میں تحقیق کی سنجیدگی موجود ہے، تاہم وہ غیر ضروری ثقالت اور پیچیدگی پیدا کرنے سے گریز کرتے ہیں

ان کے اسلوب میں تین عناصر خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں

اول: معلوماتی انداز

وہ موضوع سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں

دوم: تاریخی تسلسل

واقعات اور شخصیات کو ان کے تاریخی پس منظر میں رکھنے کا رجحان ان کی تحریروں میں نمایاں ہے

سوم: شخصی وابستگی

جن شخصیات اور علاقوں سے مصنف کی ذاتی یا تہذیبی وابستگی ہے، ان کے بیان میں ایک خاص جذباتی رنگ پیدا ہو جاتا ہے یہی امتزاج ان کی تحریروں کو خشک تحقیقی مواد بننے سے بچاتا ہے

- اسیر کشتواڑی کی ادبی خدمات کا تنقیدی جائزہ اسیر کشتواڑی کی ادبی خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کا بنیادی کارنامہ مواد کی تلاش، حفاظت اور تدوین ہے۔ انہوں نے ایسے موضوعات اور شخصیات کو اپنی تحقیق کا حصہ بنایا جو مرکزی ادبی بیانیے میں کم نمایاں تھیں تاہم کسی بھی محقق کی طرح ان کے کام کو بھی تنقیدی معیار پر پرکھنا ضروری ہے۔ ضخیم تصانیف میں معلومات کی کثرت کے باعث بعض مقامات پر مواد کی ترتیب، حوالہ جاتی یکسانیت یا تجزیاتی گہرائی کے حوالے سے مزید کام کی گنجائش پیدا ہوسکتی ہے۔ لیکن یہ پہلو ان کی بنیادی علمی خدمات کی اہمیت کو کم نہیں کرتا

ان کی کتابوں کی اصل قوت یہ ہے کہ انہوں نے ادبی مواد کو محفوظ کرنے کا بنیادی کام انجام دیا۔ بعد کے محققین اسی مواد کو نئے نظریاتی اور تنقیدی زاویوں سے دیکھ سکتے ہیں

- اسیر کشتواڑی اور خطہ پنجاب کی ادبی شناخت

خطہ پنجاب کی ادبی شناخت کے حوالے سے اسیر کشتواڑی کا کردار بنیادی نوعیت کا ہے۔ انہوں نے اس خطے کے شعرا اور ادبا کے حالات و خدمات کو جمع کر کے ایک ایسا علمی سرمایہ فراہم کیا جس سے آئندہ کی تحقیق کو بنیاد مل سکتی ہے خطہ پنجاب کے ادب کو ریاست جموں و کشمیر کے مجموعی ادب سے الگ کر کے دیکھنا درست نہیں۔ اسیر کشتواڑی کی تحقیق نے اس خطے کے ادبی سرمائے کو وسیع تر ادبی منظرنامے میں جگہ دینے کی کوشش کی

اس اعتبار سے ان کی تحقیق کو علاقائی ادبی تاریخ اور مجموعی ادبی تاریخ کے درمیان ایک پل قرار دیا جا سکتا ہے

- اعزازات اور ادبی اعتراف

اسیر کشتواڑی کی علمی و ادبی خدمات کو مختلف ادبی اور ثقافتی اداروں کی جانب سے سراہا گیا ہے۔ ان کی بعض تصانیف کو اعزازات سے نوازا گیا، جو ان کے علمی کام کے اعتراف کی علامت ہے خصوصاً "توازن" کے لیے سائبیتہ اکادمی کا اعزاز ان کی ادبی و تنقیدی خدمات کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم تحقیقی مقالے کے حتمی اشاعتی نسخے میں تمام اعزازات کے نام، سال اور متعلقہ اداروں کی تفصیلات مستند دستاویزی حوالوں کے ساتھ درج کرنا ضروری ہوگا

- مجموعی فکری و ادبی قدر

ولی محمد اسیر کشتواڑی کی علمی شخصیت کو اگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ان کی فکر کے چند بنیادی پہلو سامنے آتے ہیں تاریخی شعور علاقائی تہذیب سے وابستگی اور ادبی ورثے کے تحفظ کاجذبہ تحقیقی مزاج کثیر اللسانی ادبی شعور شخصیات کے ذریعے ادبی تاریخ کی تشکیل اردو اور کشمیری ادب کے درمیان فکری ربط جموں کشمیر کی تہذیبی شناخت کا احساس ان تمام عناصر نے مل کر اسیر کشتواڑی کی ایک ایسی علمی شخصیت تشکیل دی ہے جسے کسی ایک ادبی صنف میں محدود نہیں کیا جا سکتا

اختتامیہ

ولی محمد اسیر کشتواڑی کی ادبی شخصیت ایک ایسے چراغ کی مانند ہے جس نے بیک وقت تاریخ، تحقیق، تنقید، شاعری اور نثر کے مختلف میدانوں کو روشن کیا۔ ان کا اصل امتیاز محض تصانیف کی کثرت نہیں بلکہ ان تصانیف کے ذریعے علمی و ادبی حافظے کو محفوظ کرنے کی مسلسل کوشش ہے

انہوں نے ان شخصیات، علاقوں اور ادبی روایتوں کی طرف توجہ مبذول کرائی جنہیں مرکزی ادبی

تاریخ کے بیانیے میں نسبتاً کم جگہ ملی۔ اس لحاظ سے ان کی تحقیق محض ماضی کی بازیافت نہیں بلکہ ادبی شناخت کی تشکیل کا عمل بھی ہے۔ اسیر کشتواڑی کی تصانیف میں تاریخ اور ادب، تہذیب اور معاشرت، شخصیت اور عہد، علاقائیت اور ہمہ گیریت ایک دوسرے سے مربوط دکھائی دیتے ہیں۔ یہی ربط ان کے کام کو خصوصی اہمیت عطا کرتا ہے۔

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ولی محمد اسیر کشتواڑی نے اپنے قلم کے ذریعے جموں و کشمیر کے ایک بڑے علمی و ادبی منظرنامے کو محفوظ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کا یہ کام آنے والے محققین کے لیے نہ صرف بنیادی مواد فراہم کرے گا بلکہ انہیں اس خطے کے ادبی اور تہذیبی ماضی کو نئے زاویوں سے سمجھنے میں بھی مدد دے گا۔

چنانچہ اسیر کشتواڑی کی ادبی خدمات کو محض ایک فرد کی تخلیقی سرگرمی قرار دینا ان کے کام کی وسعت کو محدود کرنا ہوگا۔ وہ دراصل ادبی حافظے کے امین، علاقائی تاریخ کے مرتب، اور جموں و کشمیر کی کثیر لسانی تہذیبی روایت کے اہم راوی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حوالہ جات

- 1) --- 1996 تصویر ضلع ڈوڈہ
- 2) --- 1998 ضلع ڈوڈہ کی ادبی شناخت
- 3) - 2007.. فوکس آن جموں اینڈ کشمیر
- 4) --- 2009 نشاط کشتواڑی
- 5) --- 2010 تاریخ اشاعت اسلام
- 6) 2010 ... تاریخ اولیاء جموں و کشمیر
- 7) 2020 ... توازن
- 8) -- 2021 صوبہ جموں کے اردو قلمکار